جدید ٹیکنالوجی اور اخلاقی، سماجی چیلنجز۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Modern Technology and Ethical, Social Challenges in the light of Islamic Teachings

1. **Shazia Shaheen**	2. **Dr. Khalida Siddique**
M.Phil Scholar The Women University Multan	Lecturer , The Women University Multan
Email: shaheenshazia61@gmail.com	**Email:** drkhalidasiddique@wum.edu.pk

To cite this article:

1. Shazia Shaheen . 2. Dr.Khalida Siddique , July – Dec Vol.5 Issue .2 (2024) English Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 5(2),136-150 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

جدید ٹیکنالوجی اور اخلاقی، سماجی چیلنجز۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Modern technology and ethical, social challenges in the light of Islamic teachings

Abstract

In the present era, modern technology has astonishingly made human life more convenient, faster, and interconnected. Advanced tools such as computers, the internet, artificial intelligence, biotechnology, and communication media have transformed the world into a global village. While this technology has brought countless benefits to humanity, it has also given rise to numerous ethical, social, and spiritual challenges that impact society, individuals, values, and faith.

In this research paper, we will examine the various types of modern technology, such as information technology, biotechnology, artificial intelligence, and military and educational technology. Alongside, we will discuss the social issues arising from these advancements, such as obscenity, unemployment, individualism, mental stress, and moral decline, from an Islamic perspective. By presenting solutions to these challenges in the light of the Qur'an and Sunnah, this paper will clarify how Islamic teachings enable the positive use of technology and protect humanity from its negative effects.

This study will serve as a guide for scholars, students, researchers, and every member of society on how to use modern science and technology within the boundaries of Shariah, aiming to create a balanced, ethical, and God-conscious society.

Keywords: Modern technology, ethical, social challenges, Islamic teachings, Quran, Sunnah.

دورِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو حیرت انگیز طور پر سہل، برق رفتار اور مربوط بنا دیا ہے۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت، بایو ٹیکنالوجی، اور ابلاغی ذرائع جیسے ترقی یافتہ وسائل نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ جہاں یہ ٹیکنالوجی انسانیت کے لیے بے شمار فوائد کا باعث بنی ہے، وہیں اس کے ساتھ کئی اخلاقی، سماجی اور روحانی چیلنجز بھی جنم لے چکے ہیں جن کا اثر معاشرت، فرد، اقدار اور ایمان پر پڑ رہا ہے۔

اس تحقیقی مقالے میں ہم جدید ٹیکنالوجی کی مختلف اقسام کا جائزہ لیں گے، جیسے کہ اطلاعاتی ٹیکنالوجی، بایو ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، فوجی و تعلیمی ٹیکنالوجی وغیرہ۔ ساتھ ہی ان سے پیدا ہونے والے سماجی مسائل جیسے بے حیائی، بے روزگاری، فردیت پسندی، ذہنی تناؤ، اور اخلاقی زوال کو اسلامی تناظر میں بیان کیا جائے گا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ان چیلنجز کا حل پیش کرتے ہوئے یہ مقالہ اس بات کی وضاحت کرے گا کہ اسلامی تعلیمات ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کو کیسے ممکن بناتی ہیں اور اس کے منفی اثرات سے انسانیت کو کس طرح محفوظ رکھتی ہیں۔

یہ مطالعہ اہلِ علم، طلباء، محققین، اور سماج کے ہر فرد کے لیے راہنمائی فراہم کرے گا کہ وہ جدید سائنس و ٹیکنالوجی کو شریعت کے دائرے میں رہ کر استعمال کریں اور ایک متوازن، بااخلاق، اور خداترس معاشرہ تشکیل دیں۔

جدید ٹیکنالوجی کی تعریف

لفظ "ٹیکنالوجی" یونانی زبان کے دو الفاظ "Techne" (فنون) اور "Logia" (مطالعہ) سے ماخوذ ہے، جس کا مفہوم ہے " : فن یا ہنر کا علمی اور عملی استعمال"۔ جب اس میں لفظ "جدید" شامل کیا جائے تو اس سے مراد وہ ٹیکنالوجی ہے جو حالیہ صدیوں میں انسانی زندگی کو سہل، تیز تر، اور مؤثر بنانے کے لیے ایجاد کی گئی ہو۔

جدید ٹیکنالوجی سے مراد وہ تمام نئے سائنسی، صنعتی، اور ڈیجیٹل ذرائع و اوزار ہیں جو انسان کے روزمرہ کے کاموں کو خودکار، مربوط اور جدید انداز میں سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی صرف مشینوں تک محدود نہیں، بلکہ اس میں معلوماتی نظام، حیاتیاتی انجینئرنگ، مصنوعی ذہانت، ذرائع ابلاغ، طب، تعلیم، اور فوجی و تجارتی نظام بھی شامل ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کے فوائد

جدید ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو بے شمار طریقوں سے سہل، مؤثر اور ترقی یافتہ بنایا ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس نے معلومات اور علم کے حصول کو ہر فرد کی پہنچ میں کر دیا ہے۔ انٹرنیٹ، ڈیجیٹل کتابیں، اور آن لائن کورسز کے ذریعے تعلیم حاصل کرنا آج پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہو چکا ہے۔ میڈیکل کے شعبے میں حیران کن ترقی ہوئی ہے؛ پیچیدہ بیماریوں کی تشخیص، علاج، اور جراحی اب نہایت جدید اور محفوظ طریقوں سے ممکن ہے۔ مصنوعی ذہانت اور روبوٹس نے صنعتوں میں پیداواری صلاحیت کو کئی گنا بڑھا دیا ہے، جبکہ خودکار نظاموں نے انسانی مشقت کو کم کر دیا ہے۔ سماجی روابط بھی انقلابی طور پر بدل چکے ہیں؛ دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود افراد آپس میں پلک جھپکنے میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ تجارتی میدان میں ای کامرس، ڈیجیٹل بینکنگ، اور آن لائن مارکیٹنگ نے کاروباری دنیا کو ایک نئے افق پر پہنچا دیا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے اگر ٹیکنالوجی کا استعمال خیر، اصلاح، تعلیم، خدمت خلق، اور دین کی تبلیغ کے لیے کیا جائے تو یہ نہ صرف دنیاوی ترقی بلکہ اخروی فلاح کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ یوں جدید ٹیکنالوجی اگر مثبت نیت، نفع بخش استعمال اور دینی حدود کے اندر رہ کر اپنائی جائے تو یہ انسانیت کے لیے ایک عظیم نعمت ہے۔

موضوع کی ضرورت و اہمیت

آج کا دور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے جہاں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، مصنوعی ذہانت، اسمارٹ فونز، اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے انسان کی زندگی کے ہر شعبے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ جہاں ٹیکنالوجی نے سہولتیں فراہم کی ہیں، وہیں اس کے غلط استعمال نے معاشرے کو کئی اخلاقی و سماجی چیلنجز سے بھی دوچار کر دیا ہے، جیسے پرائیویسی کی خلاف ورزی، فحاشی، جھوٹ و فریب، نفسیاتی دباؤ، خاندانی نظام کی کمزوری، اور روحانی خلا۔

ایسے میں اس موضوع کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے کیونکہ :

1. **نوجوان نسل** ٹیکنالوجی کی سب سے بڑی صارف ہے، جسے صحیح سمت میں رہنمائی کی ضرورت ہے۔
2. **اسلامی تعلیمات** ہمیں نہ صرف اخلاقی اقدار سکھاتی ہیں بلکہ ہر دور کے مسائل کا متوازن اور عملی حل بھی پیش کرتی ہیں۔
3. **معاشرتی فلاح** اور انفرادی کردار کی اصلاح کے لیے یہ ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال حدودِ شریعت کے اندر ہو۔
4. **تعلیم، صحت، دعوت اور فلاحی خدمات** کے شعبوں میں ٹیکنالوجی کو مؤثر طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس کا مقصد خیر اور بھلائی ہو۔

لہٰذا، اس موضوع پر تحقیق اور گفتگو نہ صرف وقت کی ضرورت ہے بلکہ اسلامی معاشرے کی تشکیلِ نو کے لیے ایک سنگِ میل بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی سے جنم لینے والے اخلاقی چیلنجز

1. پرائیویسی (Privacy) کی خلاف ورزی

جدید ٹیکنالوجی نے جہاں انسان کی زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں اس نے ذاتی زندگی کی حدود کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ سوشل میڈیا، نگرانی کے جدید

آلات، موبائل ایپلیکیشنز اور کیمروں کے بے تحاشا استعمال نے فرد کی ذاتی معلومات، مقام، تصاویر، گفتگو اور دیگر پہلوؤں کو غیر محفوظ بنادیا ہے۔ یہ صورتحال اسلامی اخلاقیات کے بالکل منافی ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں پرائیویسی کا تصور

اسلام انسان کی عزت، حرمت اور پرائیویسی کا سختی سے محافظ ہے۔ قرآن مجید میں واضح الفاظ میں دوسروں کی نجی زندگی میں مداخلت سے منع فرمایا گیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا

"اے ایمان والو! کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کرو اس کے رہنے والوں کو[1]"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اجازت کے بغیر کسی کی ذاتی جگہ میں داخل ہونا، یا اس کی معلومات لینا ناجائز ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے جاسوسی سے منع فرمایا: وَلَا تَجَسَّسُوا. "اور (کسی کی) ٹوہ میں نہ پڑو[2]"

یہ حکم نہ صرف جسمانی جاسوسی بلکہ ڈیجیٹل جاسوسی یعنی کسی کا موبائل چیک کرنا، واٹس ایپ یا سوشل میڈیا کی نگرانی کرنا، اور خفیہ معلومات اکٹھی کرنا—سب پر لاگو ہوتا ہے. حدیثِ مبارکہ ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

"جو کسی ایسی بات کو چھپ کر سنے جس کو لوگ سنانا پسند نہ کریں، قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔[3]"

2. جھوٹ، فریب اور گمراہ کن معلومات کی ترویج

جدید ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا، بلاگز، یوٹیوب، واٹس ایپ اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر جھوٹ، افواہیں، اور فتنہ انگیز مواد کی ترویج ایک عام اور خطرناک چلن بن چکا ہے۔ لوگ بغیر تصدیق کے خبریں اور ویڈیوز شیئر کر دیتے ہیں، جس کے نتائج معاشرتی فساد، ذہنی انتشار اور باہمی نفرت کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ یہ عمل اسلامی اخلاقیات کے سراسر خلاف ہے۔

قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بارہا جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے والوں کے بارے میں تنبیہ فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ""بیشک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو۔[4]" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کیا:

---

[1] القرآن 24 : 27

Al-Quran 27 :24

[2] القرآن 49 : 12

Al-Quran 12 : 49

[3] الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمن۔ سنن الدارمی۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000، کتاب الأدب، حدیث 2739

Al-Darmi, Abdullah ibn Abd al-Rahman. Sunan al-Darmi. Beirut: Dar al-Kutb al-Ilmiyah, .2000, Kitab al-Adab ,Hadith 2739

[4] القرآن 28 : 40

Al-Quran 40 : 28

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا. "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو"[5].

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ بغیر تحقیق کے کوئی بات آگے نہ بڑھاؤ، چاہے وہ خبر کتنی ہی سنسنی خیز یا جذباتی کیوں نہ ہو۔ احادیثِ مبارکہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. "کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔[6] "یہ حدیث آج کے دور میں خاص طور پر اہم ہے، جب لوگ غیر مصدقہ معلومات کو فوراً آگے فارورڈ کر دیتے ہیں۔

3. فحاشی اور عریانی کا فروغ

جدید ٹیکنالوجی، بالخصوص انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور اسٹریمنگ پلیٹ فارمز نے فحش مواد ، نیم عریاں تصاویر، غیر اخلاقی ویڈیوز اور فیشن و ماڈلنگ کلچر کو بے حد عام کر دیا ہے۔ آج کا نوجوان موبائل، ٹی وی اور کمپیوٹر اسکرین کے ذریعے چند کلکس میں ایسے مواد تک رسائی حاصل کر سکتا ہے جو نہ صرف اخلاقی تباہی کا باعث ہے بلکہ روحانی، ذہنی اور معاشرتی فساد کی جڑ بن چکا ہے۔ یہ صورت حال اسلام کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے، جہاں پاکدامنی، شرم و حیاء، اور نفس کی حفاظت کو اعلیٰ درجے پر رکھا گیا ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں حیاء اور پاکدامنی

اسلام میں حیاء کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ. "حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے"[7] قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح حکم دیا :'' قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ. "مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں[8]'' اسی طرح عورتوں کے لیے بھی پردے اور حیاء کے احکام قرآن میں واضح طور پر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ"

"اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو، اور وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں۔[9]" یہ آیت عورت کے لیے حیا، لباس، اور زینت کے حوالے سے انتہائی جامع ہدایت فراہم کرتی ہے۔

---

[5] القرآن 49 :6

Al-Quran 49 : 06

[6] مسلم، مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ ترجمہ: عبدالحمید صابری۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 2007، کتاب الایمان ، حدیث 5

Muslim, Muslim bin Al-Hajjaj. Sahih Muslim. Translation: Abdul Hameed Sabri Riyaz Darul Salam Publisher , 2007, Kitab Al-Iman , Hadith 05

[7] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، کتاب الایمان، حدیث 9

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih Al-Bukhari, Translated by Muhammad Mohsin . Khan. Riyadh: Dar al-Salam Publishers, 1997, Kitab al-Iman Hadith 9

[8] القرآن 24:30

Al-Quran 24 : 30

[9] القرآن 24:31

Al-Quran 24 : 31

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا :'' يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ "اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ وہ پہچانی جائیں اور ایذا نہ دی جائیں۔[10] "اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ پردہ نہ صرف دینی فریضہ ہے بلکہ عورت کی عزت و توقیر اور تحفظ کا ذریعہ بھی ہے۔

احادیث مبارکہ :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان. "عورت (کا بدن) پردے کے قابل ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکنے کی چیز بنا دیتا ہے۔[11]"اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی فحاشی سے دور رہنے کا حکم دیا:

''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا. "اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی اور بہت ہی برا راستہ ہے[12]"

یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ فحاشی کو روکنے کے لیے صرف عمل نہیں بلکہ اس کے تمام ذرائع سے دوری لازم ہے، جس میں غیر اخلاقی میڈیا، نیم عریاں تصاویر، نازیبا گفتگو اور ویڈیوز شامل ہیں۔ حدیثِ مبارکہ , رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حیاء نہ کرو تو جو چاہے کرو[13]" یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ جب انسان حیاء چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ ہر قسم کی برائی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

4. آن لائن دھوکہ دہی اور مالی فراڈ

ڈیجیٹل دور میں جہاں لین دین کے ذرائع آسان ہوئے ہیں، وہیں آن لائن فراڈ، اسکیمنگ، جعلی ویب سائٹس، فیک بینک کالز، پونزی اسکیمز اور کرپٹو فراڈ جیسے جرائم میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سادہ لوح افراد کو لالچ یا جھوٹے وعدوں سے لوٹنا، ذاتی یا مالی معلومات چرا کر ناجائز فائدہ اٹھانا اب ایک عام چلن بنتا جا رہا ہے، جو اسلامی اخلاقیات اور عدل و انصاف کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔

قرآن کی روشنی میں دھوکہ دہی کی ممانعت

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

"اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ[14]"

اسلام حلال کمائی پر زور دیتا ہے اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے کو ظلم، گناہ اور جہنم کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

"وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿1﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿2﴾ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ

" خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے"[15] ...

---

[10] القرآن 33:59

Al-Quran 33 : 59

[11] الترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ ترجمہ: محمد عبد الرؤف ظفر۔ لاہور: مکتبہ دار السلام، 2007، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی المرأة عورة، حدیث 1173

Al-Tirmizi , Muhammad Bin Esa, Translation Muhammad Abdul Rauf Zafar , Lahore , Muktaba Dar ul Salam 2007 , Kitab ul Raza , Bab Maja Fil Miraaet Orat , Hadith 1173

[12] القرآن 17:32

Al-Quran 17 : 32

[13] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، کتاب أحادیث الأنبیاء، حدیث 3483

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih Al-Bukhari, Translated by Muhammad Mohsen Khan. Riyadh: Dar al-Salam Publishers, 1997, Book of Hadiths of the Prophets ,Hadith 3483

[14] القرآن 2:188

Al-Quran 2 : 188

یہ آیات ہر اس عمل پر تنبیہ کرتی ہیں جس میں کسی کو مالی نقصان پہنچایا جائے، چاہے ناپ تول میں ہو یا جدید آن لائن ذرائع سے۔

حدیثِ مبارکہ

"من غشنا فليس منا

"جس نے دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔[16]"

نبی کریم ﷺ نے دھوکہ دہی کو ایمان کے منافی قرار دیا، چاہے وہ خرید و فروخت میں ہو یا کسی بھی اور شکل میں۔

5. سائبر بُلنگ اور ہراسانی

سائبر بُلنگ اور آن لائن ہراسانی جدید دور کا ایک سنگین اخلاقی مسئلہ ہے۔ سوشل میڈیا، میسجنگ ایپس اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر لوگوں کو نفسیاتی طور پر دباؤ میں لانا، مذاق اُڑانا، بلیک میل کرنا، بے عزتی کرنا یا خوف و ہراس پھیلانا اب عام ہو چکا ہے۔ خاص طور پر خواتین، نوجوان، اور کمزور طبقے اس کا شکار ہوتے ہیں، جس کے نتائج میں ذہنی دباؤ، خودکشی کے خیالات، سماجی تنہائی اور خود اعتمادی کی کمی شامل ہیں۔ یہ سب اسلامی اخلاقیات اور معاشرتی اقدار کے خلاف ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں ہراسانی کی ممانعت

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ

"اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے، ہو سکتا ہے وہ اُن سے بہتر ہوں۔[17]"

اسلامی معاشرہ عزت واحترام، الفت واخوت اور حسنِ اخلاق پر قائم ہوتا ہے۔ کسی کو نیچا دکھانا، مذاق اُڑانا یا شرمندہ کرنا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا. "اور لوگوں سے نرمی اور بھلے انداز سے بات کرو[18]"

اسلامی تعلیمات ہمیں ہر انسان کے ساتھ حسنِ سلوک اور نرمی سے پیش آنے کا حکم دیتی ہیں، چاہے وہ آن لائن ہو یا آمنے سامنے۔

حدیثِ مبارکہ

المُسلِمُ مَن سَلِمَ المُسلِمونَ مِن لِسانِهِ ويدِهِ"

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[19]"

---

[15] القرآن 1-3 : 83

Al-Quran 1-3 : 83

[16] مسلم، مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ ترجمہ: ڈاکٹر محمد زکریا۔ لاہور: ادارہ ترجمان احادیث، 2000، کتاب الإیمان، حدیث 103

Muslim, Muslim bin Al-Hajjaj. Sahih Muslim. Translation: Dr. Muhammad Zakaria. Lahore: Hadith Interpreters Institute, 2000, Kitab Al-Iman, Hadith: 103

[17] القرآن 49:11

Al-Quran 11 : 49

[18] القرآن 02:83

Al-Quran 83 : 02

[19] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، حدیث: 10، کتاب الادب

یہ حدیث سائبر بُلنگ کی روک تھام کے لیے بنیادی اصول مہیا کرتی ہے: کسی کو زبان (یعنی تحریر، پیغام، کمنٹ، پوسٹ) یا عمل سے تکلیف نہ دینا۔

جدید ٹیکنالوجی سے جنم لینے والے سماجی چیلنجز

1. **خاندانی تعلقات میں کمزوری**

جدید ٹیکنالوجی بالخصوص موبائل فونز، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے جہاں رابطے آسان کیے ہیں، وہیں خاندانی رشتوں میں سرد مہری، وقت کی قلت، اور جذباتی فاصلے جیسے نئے سماجی مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے افراد اپنے موبائل اسکرینز میں مصروف رہتے ہیں، ماں باپ اور اولاد کے درمیان گفتگو کم، اور مصنوعی دنیا سے وابستگی زیادہ ہو گئی ہے۔ اس رویے نے خاندانی نظام کو متاثر کیا ہے جو اسلامی معاشرت کی بنیادی اکائی ہے۔

اسلام میں خاندانی نظام کی اہمیت:

اسلام خاندان کو معاشرت کا مرکز قرار دیتا ہے، جہاں محبت، عزت، تعاون، اور قربانی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور صلہ رحمی (رشتے داروں سے تعلق جوڑنا) کی بار بار تلقین کی گئی ہے:

"وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔[20]"

اسی طرح فرمایا:

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ"

"اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور رشتہ داروں (کے تعلقات) کا خیال رکھو۔[21]"

نبی ﷺ کی تعلیمات:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من أحب أن يُبسط له في رزقه، ويُنسأ له في أثره، فليصل رحمه"

"جو چاہے کہ اس کا رزق بڑھا دیا جائے اور عمر دراز ہو، تو اسے صلہ رحمی (رشتہ داروں سے تعلق جوڑنے) کا خیال رکھنا چاہیے۔[22]"

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih Al-Bukhari, Translated by Muhammad Mohsen Khan. Riyadh: Dar al-Salam Publishers, 1997, Hadith: 10, Book of Literature.

[20] القرآن 04:36

Al-Quran 36 :04

[21] القرآن 1 : 4

Al-Quran 01 : 04

[22] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، حدیث: 5986، کتاب الادب، باب من بسط له في الرزق بصلة الرحم۔

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Translation: Mohammad Mohsin Khan. Riyadh: Dar al-Salaam Publishers, 1997, Hadith: 5986, Kitab al-Adab, Chapter Min Bast Lah fi al-Rizq Basla al-urhm.

2. **وقت کا ضیاع**

سوشل جدید ٹیکنالوجی، خصوصاً سوشل میڈیا، ویڈیو گیمز، اسٹریمنگ سروسز، اور موبائل ایپلیکیشنز نے انسان کو ایک ایسی دنیا میں مشغول کر دیا ہے جہاں گھنٹوں گزر جاتے ہیں اور انسان کو اندازہ بھی نہیں ہوتا۔ نوجوان، بچے، حتیٰ کہ بالغ افراد بھی موبائل اسکرینز اور ڈیجیٹل تفریح میں اس قدر الجھ چکے ہیں کہ ان کی تعلیمی، دینی اور سماجی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ وقت جیسی قیمتی نعمت کا یوں ضیاع ایک سنجیدہ سماجی چیلنج ہے، جسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

قرآن و سنت میں وقت کی اہمیت

اسلام میں وقت کو اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت اور امانت قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی قسم کھا کر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا:

وَالْعَصْرِ ﴿1﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿2"

"قسم ہے زمانے کی، بے شک انسان خسارے میں ہے۔[23]"

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اگر وقت کو صحیح طریقے سے استعمال نہ کیا جائے تو انسان دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھا سکتا ہے۔

"وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ"...

"اور خرچ کرو اُس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے...[24]"

یہ آیت بتاتی ہے کہ وقت محدود ہے، اور اگر ہم اسے ضائع کر دیں تو موت کے وقت حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

نبی کریم ﷺ کی حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة والفراغ"

"دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں: صحت اور فارغ وقت۔[25]"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ فارغ وقت کا صحیح استعمال نہ کرنا بھی ایک طرح کی محرومی ہے۔

"اغتنم خمسًا قبل خمسٍ: شبابَكَ قبل هَرَمِكَ، وصِحَّتَكَ قبلَ سَقَمِكَ، وغِناكَ قبلَ فَقْرِكَ، وفَراغَكَ قبلَ شُغْلِكَ، وحَياتَكَ قبلَ مَوتِكَ. "پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مالداری کو تنگدستی سے پہلے، فراغت کو مصروفیت سے پہلے، اور زندگی کو موت سے پہلے۔[26]"

---

[23] القرآن 103 : 1-2

Al-Quran 1-2 : 103

[24] القرآن 10 : 63

Al-Quran 10 : 63

[25] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، کتاب الرقاق، باب: ماجاء في الصحة والفراغ وأن لا عيش إلا عيش الآخرة ، حدیث 6412

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Translation: Mohammad Mohsin Khan. Riyadh: Dar al-Salaam Publishers, 1997, Kitab al-Raqaq, Chapter: What came in health and leisure and there is no life except life in the Hereafter, Hadith6412.

[26] الحاکم، محمد بن عبداللہ۔ المستدرک علی الصحیحین۔ تحقیق: مصطفی عبدالقادر عطا۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1990، کتاب: الرقاق حدیث 7846

یہ حدیث وقت کی قدر و قیمت پر سب سے زوردار تنبیہ ہے، خاص طور پر "فراغت (Free Time) " کے بارے میں۔

3. **دکھاوااور جھوٹی شناخت(Fake Persona)**

جدید سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، انسٹا گرام، اور ٹک ٹاک نے لوگوں کو اپنی زندگی کو "مثالی" بنا کر پیش کرنے کا ایک موقع دیا ہے، جہاں اکثر لوگ اپنی اصلی زندگی، احساسات، یا مسائل کو چھپا کر ایسی جھوٹی شناخت اپناتے ہیں جو حقیقت سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ جھوٹ، ریاکاری، اور دکھاوا اسلام کے بنیادی اخلاقی اصولوں کے منافی ہے۔

قرآن کی روشنی میں ،ریاکاری کی مذمت: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ، الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ، الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ"

"تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے، جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں، اور جو دکھاوا کرتے ہیں۔[27]"

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ دین میں بھی اگر عبادت دکھاوے کے لیے ہو، تو وہ قابل مذمت ہے، چہ جائیکہ دنیاوی معاملات میں جھوٹی شان و شوکت دکھائی جائے۔

جھوٹ سے اجتناب: إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ "بے شک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا اور جھوٹا ہے۔[28]" سوشل میڈیا پر جھوٹا تاثر دینا بھی اسی جھوٹ کا حصہ ہے جسے قرآن میں سختی سے ناپسند کیا گیا۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

جھوٹ بولنے والے کا انجام:

وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ، لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ **"ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے** جھوٹ بولے، ہلاکت ہے اُس کے لیے، ہلاکت ہے اُس کے لیے[29]"

یہ حدیث جھوٹ کو تفریح یا مقبولیت کے لیے استعمال کرنے پر شدید تنبیہ ہے، جو بالکل سوشل میڈیا پر جھوٹی زندگی دکھانے سے مشابہ ہے۔

اصل خوبصورتی تقویٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ **"اللہ تمہارے جسموں اور مال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے** دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔[30]"

Al-Hakim, Muhammad ibn Abdullah. Al-Mustadrak Ali Sahih. Researched by Mustafa Abdul Qadir Atta. Beirut: Dar al-Kutb al-Ilmiyah, 1990, Book: Al-Riqaq,Hadith 7846.

[27] القرآن 4-6: 107

Al-Quran 6-4 : 107

[28] القرآن 28 : 40

Al-Quran 28 : 40

[29] أبو داود، سلیمان بن اشعث۔ سنن أبي داود۔ ترجمہ: نصیر احمد۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 2008، کتاب الأدب، باب في الكذب، حدیث 4990

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath. Sunan Abi Dawud Translation: Naseer Ahmed. Riyadh: Dar al-Salaam Publishers, 2008, Kitab Al-Adab, Chapter on Lies Hadith4990

[30] مسلم، مسلم بن حجاج۔ صحیح مسلم۔ ترجمہ: عبدالحمید صدیقی۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 2007، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم، حدیث 2564

Muslim, Muslim bin Hajjaj. Sahih Muslim. Translation: Abdul Hamid Siddiqui. Riyadh: Dar al-Salam Publishers, 2007, Kitab al-Barr wa al-Silat wa al-Adab, Chapter on Forbidding the oppression of Muslims, Hadith 2564.

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ انسان کی قدر و قیمت اس کے ظاہر یا مصنوعی شخصیت سے نہیں، بلکہ اس کے باطن، تقویٰ اور نیت سے ہے۔

4. احساس کمتری اور مقابلہ بازی

جدید ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا، نے لوگوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والا موازنہ پیدا کر دیا ہے۔ ہر کوئی اپنی بہترین تصویریں، کامیابیاں، اور پر تعیش طرزِ زندگی سوشل میڈیا پر دکھاتا ہے، جس سے دوسرے لوگ، خاص طور پر نوجوان، اپنی زندگی سے غیر مطمئن ہو جاتے ہیں اور ایک گہری احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مقابلہ بازی، حسد، ذہنی دباؤ، اور معاشرتی بے چینی بڑھ جاتی ہے، جو اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ قرآن کی روشنی میں:

حسد اور مقابلہ بازی سے بچنے کا حکم: وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا"
"اور اپنی نگاہیں اس (دولت و سامان) کی طرف نہ دوڑاؤ جو ہم نے ان میں سے بعض لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے طور پر دیا ہے۔[31]"

یہ آیت سکھاتی ہے کہ دوسروں کی دنیاوی نعمتوں کو دیکھ کر حسد یا مقابلے میں مبتلا نہ ہوں، کیونکہ یہ دنیا وقتی ہے۔
شکر گزاری کا حکم: لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ" ۔اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں مزید دوں گا۔[32]"
اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا درس دیتا ہے، نہ کہ دوسروں سے موازنہ کر کے مایوس ہونے کا۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں، حقیقی مقابلہ نیکی میں ہونا چاہیے:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَىٰ هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"
"حسد جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر: ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا ہے، اور دوسرا وہ جسے حکمت (علم) دی گئی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا اور سکھاتا ہے۔[33]" اسلام میں صرف نیکی اور علم کے میدان میں مقابلے کی اجازت ہے، دنیاوی چیزوں میں نہیں۔

5. ثقافتی یلغار اور اسلامی اقدار کی کمزوری

جدید ٹیکنالوجی، بالخصوص انٹرنیٹ، فلمیں، ویب سیریز، ویڈیو گیمز اور سوشل میڈیا نے دنیا کو ایک "گلوبل ویلج" میں بدل دیا ہے، جہاں مغربی ثقافت اور طرزِ زندگی پوری دنیا میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس تیز رفتار ثقافتی یلغار نے اسلامی معاشروں پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ نوجوان نسل لباس، رہن سہن، گفتگو، طرزِ فکر اور حتیٰ کہ عقائد میں بھی مغربی اثرات کو اپناتی جا رہی ہے، جس سے اسلامی اقدار کمزور ہو رہی ہیں۔

قرآن کی روشنی میں، دوسروں کی اندھی تقلید سے ممانعت: وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ"

---

[31] القرآن 131 : 20

Al-Quran 131 : 20

[32] القرآن 14:07

Al-Quran 07 : 14

[33] البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ترجمہ: محمد محسن خان۔ ریاض: دار السلام پبلشرز، 1997، کتاب الرقاق، حدیث 5783

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail. Sahih Al-Bukhari, Translated by Muhammad Mohsen .Khan. Riyadh: Dar al-Salam Publishers, 1997, Kitab al-Riqaq, Hadith 5783

"اگر تم زمین میں بسنے والوں کی اکثریت کی بات مانو گے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔[34]"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ محض اکثریت یا مقبولیت کو معیار بنانا درست نہیں، بلکہ سچائی اور ہدایت کی پیروی ضروری ہے۔

امت مسلمہ کی انفرادیت: وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا'' اوران لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا۔[35]"

اسلام ہمیں اپنی جداگانہ دینی شناخت، اتحاد اور اقدار کو محفوظ رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. "جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے۔[36]"

یہ حدیث ہمیں تنبیہ کرتی ہے کہ ہم اپنی ثقافت اور دینی شناخت کو محفوظ رکھیں اور غیر اسلامی طرزِ زندگی کو اختیار کرنے سے گریز کریں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ٹیکنالوجی کا جائزہ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی دنیاوی اور اُخروی فلاح کے لیے ہر دور کے مسائل کا رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی چونکہ انسانی زندگی کا ایک اہم اور جدید پہلو بن چکی ہے، اس لیے اسلام اس کے استعمال پر مکمل خاموش نہیں بلکہ واضح اصول ورہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ٹیکنالوجی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے:

1. علم و تحقیق کی ترغیب

اسلام نے علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔ قرآن کی پہلی وحی کا آغاز لفظ "اقْرَأْ"[37] (پڑھ) سے ہوا، جو علم کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

*ٹیکنالوجی کو اگر علم و تحقیق کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے، جیسے آن لائن کورسز، تحقیقی جرائد، ڈیجیٹل لائبریریاں، تو یہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

*حضرت علیؓ کا قول ہے" : علم دولت سے بہتر ہے، کیونکہ علم انسان کی حفاظت کرتا ہے جبکہ دولت کو انسان کو حفاظت کرنی پڑتی ہے"۔

*لٰہذا، جدید ٹیکنالوجی جیسے مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اینالیسز، اور ای-لرننگ کے ذریعے تحقیق، تعلیم اور علمی ترقی کو فروغ دینا اسلامی روح کے عین مطابق ہے۔

2. اعتدال اور میانہ روی

اسلام ہر کام میں میانہ روی (Moderation) کا حکم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا : "وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَـٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا"

---

[34] القرآن 6:116

Al-Quran 116 : 6

[35] القرآن 105 : 03

[36] ابوداؤد، ابوداود سليمان بن الأشعث۔ سنن أبي داود۔ ترجمة: محمد فؤاد عبد الباقي۔ القاهرة: دار احياء التراث العربي، 2008، حديث: 4031، کتاب الأدب۔
Abu Dawud, Abu Dawud Sulaiman ibn al-Ash'ath. Sunan Abi Dawud Translation: Muhammad Fouad Abdul Baqi. Cairo: Dar Ihya Al-Tarath al-Arabi, 2008, Hadith: 4031, Kitab al-Adab

[37] القرآن 1 : 96

Al-Quran 01 : 96

'اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک درمیانی امت بنایا۔[38]''

*ٹیکنالوجی کا استعمال حد سے تجاوز کر جائے تو نقصان دہ ہو سکتا ہے، جیسے حد سے زیادہ سوشل میڈیا، گیمنگ، یا غیر ضروری اسکرین ٹائم۔

*اسلامی تعلیمات کے مطابق ٹیکنالوجی کو اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جائے—یعنی فائدہ اٹھایا جائے مگر وقت، صحت اور دین کی قیمت پر نہیں۔

3. پردہ، حیا اور اخلاقی حدود

اسلامی معاشرہ حیا، پردے اور اخلاقی قدروں پر قائم ہے۔ ٹیکنالوجی کے ذریعے ان اصولوں کو پامال کرنے کی آزادی نہیں۔

*سوشل میڈیا پر غیر اخلاقی تصاویر و ویڈیوز کا پھیلاؤ، حیا و غیرت کو تباہ کرتا ہے۔

*اسلام مرد و عورت دونوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور پردے کا حکم دیتا ہے۔[39]

*لہٰذا، ٹیکنالوجی کا استعمال اس انداز میں ہونا چاہیے جو حیا اور شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہو، جیسے تعلیمی و دینی مواد کی فراہمی، لیکن فحاشی، بے پردگی یا لغویات سے اجتناب۔

4. نفع بخش ایجادات کی حوصلہ افزائی

اسلام ان ایجادات اور ترقیات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو انسانیت کے فائدے میں ہوں۔

*نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" : تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔) "الطبرانی(

*ایسی ٹیکنالوجی جو طب، تعلیم، زراعت، مواصلات، یا فلاحی خدمات کو بہتر بنائے، اسلام میں نہ صرف جائز بلکہ مستحسن (قابلِ تعریف) ہے۔

*جیسے: قرآن ایپ، آن لائن فتویٰ سسٹمز، اسلامی فنانس ایپلیکیشنز، حلال سرٹیفکیشن ٹیکنالوجی وغیرہ۔

مسلمان معاشروں میں ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال: سفارشات

مسلمان معاشروں میں جدید ٹیکنالوجی کو مؤثر، مفید اور اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال کرنے کے لیے درج ذیل سفارشات کو اپنانا نہایت ضروری ہے:

1. **اسلامی اخلاقیات پر مبنی تربیت :** تعلیمی اداروں میں طلباء کو ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ ساتھ اس کے اخلاقی پہلوؤں سے بھی روشناس کرایا جائے تاکہ وہ فحاشی، جھوٹ اور افواہوں سے بچ سکیں۔

2. **اسلامی مواد کی ترویج :** سوشل میڈیا، یوٹیوب اور ایپس کے ذریعے قرآن، حدیث، سیرت نبوی ﷺ، اور اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ عوام خاص طور پر نوجوان نسل دینی شعور سے بہرہ مند ہو۔

---

[38] القرآن 2:143

Al-Quran 143 : 02

[39] القرآن 31- 24:30

3. **ڈیجیٹل تحفظ کا شعور :** پرائیویسی، سائبر سیکیورٹی، اور ذمہ دارانہ آن لائن رویے کے بارے میں آگاہی مہمات چلائی جائیں تاکہ افراد خود کو سائبر فراڈ، بلیک میلنگ، اور گمراہی سے محفوظ رکھ سکیں۔

4. **آن لائن تعلیم کا فروغ :** اسلامی مدارس اور جامعات کو آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے دینی و دنیاوی علوم کی تعلیم عام کرنی چاہیے تاکہ علم ہر فرد تک باآسانی پہنچ سکے۔

5. **فلاحی اداروں کی ڈیجیٹل مضبوطی :** صدقات، زکوۃ اور عطیات کے لیے فلاحی اداروں کے آن لائن سسٹمز کو محفوظ، شفاف اور آسان بنایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان سے مستفید ہو سکیں۔

6. **اسلامی بینکاری میں جدیدیت :** اسلامی مالیاتی ادارے جدید ڈیجیٹل سہولیات (جیسے ای والٹ، موبائل بینکنگ) کے ذریعے سود سے پاک نظام کو مؤثر طریقے سے عام کریں۔

7. **اتحادِ امت کے لیے رابطے :** مختلف ممالک کے مسلمانوں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے علمی، فکری اور فلاحی سطح پر جوڑا جائے تاکہ اُمتِ مسلمہ متحد ہو کر چیلنجز کا مقابلہ کرے۔

نتیجہ اور تجاویز

جدید ٹیکنالوجی جہاں انسانی زندگی میں بے شمار سہولیات لے کر آئی ہے، وہیں اس کے ساتھ کئی اخلاقی، سماجی اور دینی چیلنجز بھی جڑے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ ایک دودھاری تلوار کی مانند ہے — اگر اس کا استعمال درست سمت میں ہو تو یہ ترقی، دعوتِ دین اور فلاحِ انسانیت کا ذریعہ بن سکتی ہے، اور اگر بے احتیاطی یا منفی مقاصد کے لیے ہو تو گمراہی، انتشار اور اخلاقی زوال کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

اسلام ٹیکنالوجی کا مخالف نہیں بلکہ اس کے مثبت استعمال کا حامی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہمیں ہدایت ملتی ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کیا جائے اور اس کا درست استعمال کیا جائے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جدید ٹیکنالوجی کو:

- صرف تفریح یا وقت گزاری کے لیے نہیں بلکہ علم، اخلاق، اور فلاح کے لیے استعمال کریں۔
- اسلامی اصولوں کی روشنی میں ٹیکنالوجی کی سمت متعین کریں۔
- نوجوانوں کو ڈیجیٹل تربیت دی جائے تاکہ وہ شعور، حیا، اور دیانت کے ساتھ اس کا استعمال کریں۔
- اسلامی تعلیمی ادارے، میڈیا، اور فلاحی تنظیمیں ٹیکنالوجی کے ذریعے دین، علم اور خیر کو عام کریں۔

اگر امتِ مسلمہ ان پہلوؤں کو اپنائے تو نہ صرف موجودہ چیلنجز پر قابو پایا جا سکتا ہے بلکہ ٹیکنالوجی کو ایک اسلامی تہذیب کے احیاء کا ذریعہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)